**یسریٰ طاہر**

ایم ایس سکالر، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد۔

**ڈاکٹر حمیرا اشفاق**

صدر شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

# نولفظیت: پس منظر اور نظری مباحث

**Yusra Tahir**
MS Scholar, International Islamic University, Islamabad.
**Dr. Humaira Ishfaq**
Head Urdu Department, International Islamic University, Islamabad.

## Nolafziat:Background and Theoretical Discussions

Every living soul in the world has its own language but in human life language plays an important role. Changes in language occur in every age, which leads to the development of language. Scientific advances also had a profound effect on language and introduced it as a scientific knowledge, known as linguistics. Linguistic presents the study of all aspects of an academic system through its scientific process. Knowledge of Linguistic is spread over into many branches. Syntax, Semantics, Phonetics and Morphology are its mean branches. Syntax is a detailed study of the nature and order of sentence, while Semantics discusses the meaning of words and sentences. Phonology is the phonetic study of language and Morphology offers a detailed analysis of the word structure in the language. Morphology is driven by many factors, one of which is Neologism. In Neologism changes made by newly created words, compound or new spellings are considered. This term has wide meanings and often brings up new words with new meanings. In this process new words appear when there is lack of vocabulary in the language. It’s a process of forming new words in a language.

**Key Words**: *Urdu Grapheme, Script, Spelling, Fonts.*

لسانیات زبان کا سائنسی مطالعہ ہے۔ لسانیات کا علم زبان کی بنیاد، اصلیت اور اس کی ماہیت کا تجزیہ کرتا ہے۔ لسانیات کے علم کے ذریعے سے ہی کسی بھی زبان کی تشکیل، ارتقا اور زندگی و موت کے بارے میں آگہی

ملتی ہے۔ اگر سادہ لفظوں میں لسانیات کو بیان کیا جائے تو لسانیات (Linguistics) سے مراد زبانوں کے ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کا سائنسی انداز میں مطالعہ کرنا ہے۔ یہ ایک ایسی سائنس ہے، جو زبان کو اس کی داخلی ساخت کے اعتبار سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ لسانیات علم کی دنیا کا ایک ایسا شعبہ ہے، جس سے زبانوں کی عمر کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ ایک صدی میں کسی زبان کے کتنے فی صد الفاظ میں تبدیلی ہوئی۔ ادبی مخطوطوں کا زمانہ متعین کرنے میں لسانیات سے مدد ملتی ہے۔ لسانیات کی افادیت کے پیشِ نظر ترقی یافتہ ممالک میں اسے خاطر خواہ اہمیت دی جا رہی ہے اور اسے ریاضی اور شماریات کے انداز میں وضع کیا جا رہا ہے۔ اسے افواج میں فوجی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے اور اس کے ذریعے خفیہ الفاظ بنانے اور دوسروں کے خفیہ الفاظ پڑھنے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں لسانیات کو کمپیوٹر پروگرام میں شامل کیا جا رہا ہے اور اس کی مدد سے ترجمہ کرنے کی ایسی مشین بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر سکے۔ اس طرح اب ایک زبان کا مختلف زبانوں میں مشین کے ذریعے چند سیکنڈ میں ترجمہ ممکن ہو سکے گا۔ گیان چند جین ادب میں لسانیات کی اہمیت کے حوالے سے عام لسانیات میں رقم طراز ہیں:

> مطالعہ ادب کو لسانیات سے اتنا فائدہ پہنچتا ہے کہ اس کی توضیح کی ضرورت نہیں۔ زبان کا آغاز اور ارتقا لسانیات کا موضوع ہے اس پر نظر رکھے بغیر ادب کا مطالعہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ محض ادیب اس میدان میں جس سراب میں کھو کر رہ جاتا ہے لسانیات اس سے نکال کر صراط مستقیم دکھاتی ہے۔ [۱]

لسانیات ایسا سائنسی علم ہے، جو داخلی اعتبار سے کسی بھی زبان میں اصوات، خیالات، سماجی صورت حال اور معنی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے لسانیات کا دوسرے انسانی علوم سے گہرا تعلق ہے۔ ان علوم میں تاریخ، فلسفہ، سماجیات، نفسیات، حیاتیات، جغرافیہ اور کمپیوٹر سائنس وغیرہ شامل ہیں۔ ان ہی علوم کی بدولت لسانیات کو سماجی لسانیات، نفسیاتی لسانیات، تاریخی لسانیات، فلسفیانہ لسانیات اور کمپیوٹر لسانیات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دنیا میں ہر علم کا دوسرے علم کے شعبے سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہوتا ہے۔ جب لسانیات کو زبان کے سائنسی مطالعے کا نام دیا جاتا ہے، تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر زبان جو کسی بھی سماج کے اظہار کا واحد صوتی علامتی ذریعہ ہے وہ اس سماج سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ ادب کا سماج سے بہت گہرا تعلق

ہوتا ہے، جب ہم ادب کے حوالے سے لسانیات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں زبان بولنے والوں کی نفسیات کو بھی سمجھنا پڑتا ہے۔

اسی طرح شماریاتی لسانیات میں اعداد و شمار کی کار فرمائی نظر آتی ہے۔ تاریخی لسانیات میں زبان کے ماخذ، ارتقا اور تشکیل یا بازیافت سے بحث ہوتی ہے۔ تقابلی لسانیات میں دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے باہمی تعلق سے بحث کی جاتی ہے۔ توضیحی لسانیات میں زبان کی ساخت سے بحث ہوتی ہے، جس کی نوعیت خالص توضیحی اور تجزیاتی ہوتی ہے۔ اس سے ہم زبان کی ساخت کے پیچ و خم کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ اطلاقی لسانیات میں زبان سیکھنے یا سکھانے کے طریقوں اور اسلوب کے مطالعے میں لسانیات سے مدد لے کر ان پر اس علم کے اصولوں اور نظریوں کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

ادبی زبان کے حوالے سے تجزیاتی لسانیات کی اہم اقسام یہ ہیں:

**۱۔ صوتیات:**

صوتیات یعنی Phonetics میں اصوات کی نزاکتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ شاخ تمام زبانوں کا مجموعی طور پر مطالعہ کرتی ہے لہٰذا اس کا دائرہ کار محدود نہیں ہوتا۔ اس کے زیرِ اثر کسی خاص زبان یا بولی کی صوتیات کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

**۲۔ معنیات:**

معنیات Semantics میں الفاظ اور جملوں کے مفاہیم زیرِ بحث آتے ہیں۔

**۳۔ نحویات:**

نحویات (Syntax) لفظ نحو سے ہے، اس میں معنی و مفہوم کے لحاظ سے کلموں اور ان کی تبدیلیوں، جملوں کی ماہیت، ان جملوں میں کلموں کی ترتیب، مطابقت اور معنوی رشتوں کو موضوعِ بحث بناتے ہیں۔

**۴۔ مارفیمیات:**

مارفیمیات (Morphology) علم لسانیات کی وہ شاخ ہے، جو کسی زبان کے چھوٹے سے چھوٹے بامعنی لسانی روپ کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ بامعنی اکائیاں لفظ کی سطح تک محدود ہوتی ہیں۔ ایک طرح سے اس علم میں الفاظ کی ساخت کی جانچ کی جاتی ہے یعنی کون سے معنی کس اکائی سے ادا کیے جا رہے ہیں؟ نئے الفاظ کیسے

بنائے جا رہے ہیں؟ مختلف قواعدی معنی کو ادا کرنے کے لیے الفاظ کو کیسے تبدیل کیا جا رہا ہے؟ اور کسی لفظ کے لیے کون سے قواعدی روپ اختیار کیے جاتے ہیں؟

ان تمام سوالات کا جواب مارفیمیات میں تلاش کیا جاتا ہے۔ مارفیمیات قواعد کا وہ حصہ ہے، جس میں ہم زبان میں موجود مختلف قسم کے الفاظ کا تجزیہ کرتے ہیں۔ کچھ الفاظ سادہ ہوتے ہیں، کچھ پیچیدہ اور کچھ مرکب۔ عام طور پر مرکب الفاظ سے مراد ایسے الفاظ لیے جاتے ہیں، جو دو یا دو سے زیادہ با معنی الفاظ کا مجموعہ ہوں۔ مارفیمیات کی ایک شاخ نولفظیت ہے۔ نولفظیت (Neologisms) ایک ایسا عمل ہے، جس میں ایسے نئے وجود میں آنے والے الفاظ یا مرکبات سے بحث کی جاتی ہے، جو باقاعدہ طور پر تحریری یا عام گفتگو کی زبان میں مروج نہ ہوں۔ مندرجہ ذیل جدول میں انگریزی زبان میں نولفظیت کے عمل سے تشکیل پانے والے نئے مرکبات کی مثالیں درج کی گئی ہیں۔ ملاحظہ کریں:[۲]

Smoke+ Fog = Smog

Breakfast+ Lunch = Brunch

Spoon+ Fork = Spork

نولفظیت کی اصطلاح اپنے اندر وسیع معنی رکھتی ہے۔ یہ لفظ کو ایک نئے معنی کے ساتھ سامنے لاتی ہے اور اس عمل کو تغیرِ معنی یا توسیع معنی کا نام دیا جاتا ہے۔ نولفظیت کے عمل میں ہر شخص کی زبان کے اعتبار سے الگ ذخیرہ الفاظ، قواعد اور تلفظ موجود ہوتا ہے۔ نولفظیت کے عمل سے نئے الفاظ اس وقت سامنے آتے ہیں، جب کسی مخصوص خیال کی ادائیگی کے وقت اصطلاحات کی کمی ہو یا موجودہ ذخیرہ الفاظ میں وضاحت پیش نہ کی جا سکتی ہو یا پھر متکلم موجودہ ذخیرہ الفاظ سے واقف نہ ہو۔ ایک اور محرک جو نولفظیت کے عمل کو فروغ دیتا ہے وہ کسی اصطلاح کا کثیر معنی ہونے کے باعث ختم ہو جانا ہے۔

*The Concise Oxford Dictionary of Literary Terms* کے مطابق نولفظیت کے عمل سے مراد نئے الفاظ یا اصطلاحات مرتب کرنا ہے، جنہیں کسی بھی زبان میں بالکل نئے انداز میں متعارف کروایا جائے۔[۳]

یعنی نو لفظیت کسی زبان میں اختراع یا ایجاد کا عمل ہے۔ نو لفظیت سے مراد بالکل نئے الفاظ کا استعمال ہے۔ بعض اوقات یہ نئے الفاظ اصطلاحات بھی ہو سکتی ہیں۔ نو لفظیت کے عمل کے تحت ہر دور میں زبان میں نئے الفاظ شامل ہوتے رہتے ہیں، جس سے زبان کو نئی زندگی، طاقت و توانائی ملتی ہے۔ نو لفظیت کے عمل میں تین طریقوں سے نئے الفاظ تشکیل پاتے ہیں۔ پہلے طریقے کے مطابق بالکل نئے الفاظ زبان کے منظر نامے پر ظاہر ہوتے ہیں، جن کا زبان کے قابلِ شناخت خاندان اور نسب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دوسرے طریقے سے ایسے الفاظ وجود میں آتے ہیں، جن کا موجودہ اور سابقہ الفاظ سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ تیسرے طریقے میں کسی بھی موجودہ زبان کے لفظ کو بالکل نئے معنی عطا کر دیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات نیا لفظ کوئی مخفف، سرنامیہ یا وضعی لفظ ہوتا ہے، جو کئی الفاظ کے پہلے حروف کو ملا کر بنالیا جاتا ہے۔ اکثر لوگ یہ بھول چکے ہوتے ہیں کہ کوئی بھی ابتدائی حروف سے تشکیل پانے والا لفظ پہلے کب اور کیوں تخلیق ہوا تھا۔ [۴]

مندرجہ بالا لغت میں نو لفظیت کو زبان میں نئے الفاظ کی تشکیل کا عمل قرار دیا گیا ہے۔ نولفظیت ایسے الفاظ کی زبان میں شمولیت ہے، جو پہلے زبانی اور تحریری زبان میں موجود نہ ہوں۔ نئے الفاظ ہر دور میں زبان کے منظر نامے پر ابھرتے اور اس میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی مصنف یا ادیب اپنے مخصوص مقاصد کی آبیاری کے لیے نئے الفاظ وضع کرتا ہے۔ جس طرح ہارڈی نے اپنی نظم "The Voice" میں ایک بالکل نیا لفظ Wistlessness استعمال کیا ہے، جو کہ Wistfulness کا متضاد ہو سکتا ہے۔ [۵]

ویکیپیڈیا کے مطابق نولفظیت کی تعریف یوں ہے:

> A neologism is any new word, morpheme, or locution and any new meaning of for a pre-existent word, morpheme or locution that appears an a language.[۶]

انگریزی لغات میں دی گئی ان تعریفوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نو لفظیت لسانیات کی ایک اصطلاح ہے۔ ایک ایسے لسانی عمل کا نام ہے، جس سے مراد ایسے الفاظ ہیں جو کوئی بھی زبان بولنے والا پہلی دفعہ اپنی گفتگو میں استعمال کرے پھر یہ الفاظ لوگ اپنی عام اور روز مرہ گفتگو میں استعمال کرنے لگیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نولفظیت سے مراد کسی بھی زبان کے منظر نامے پر ایسے الفاظ کا جنم لینا ہے، جو کسی بھی زبان

کی بنیادی طور پر استعمال ہونے والی لغت میں موجود نہ ہوں۔ نولفظیت کے عمل کے تحت ہر دور اور ہر عہد میں زبان میں نئے الفاظ جنم لیتے رہتے ہیں کیونکہ ہر دور کی زبان کی بقا کے کچھ اپنے تقاضے ہوتے ہیں۔ نو لفظیت سے مراد بالکل نئے الفاظ کا استعمال ہے، موجودہ الفاظ کے ملاپ سے نئے الفاظ کی تشکیل کا عمل ہے یا کسی موجودہ لفظ کو اس کے نئے معنی کے ساتھ استعمال کرنا ہے۔

اگر نولفظیت کے پس منظر کے حوالے سے بات کی جائے تو یہ لسانیات میں استعمال ہونے والی ایک اصطلاح کا نام ہے۔ لسانیات میں انسانی زبانوں کا، زبانوں کی موجودہ صورت حال کا اور زبانوں میں وقت کے ساتھ ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ لسانیات دراصل وہ علم ہے، جس میں نہ صرف انسانی زبان پر بحث کی جاتی ہے بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ انسانی زبان کا دنیا کی دیگر اشیا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ہر زندہ زبان کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اس میں مسلسل تبدیلیوں کا عمل جاری رہتا ہے۔ زبان کی لمبی زندگی اور بقا کے لیے ضروری ہے کہ یہ ان تبدیلیوں کو کھلے دل سے قبول کرے۔ بعض اوقات تو صدیوں تک کسی بھی زبان میں قواعدی اور صوتیاتی تبدیلیاں رونما نہیں ہوتیں مگر اس کے ذخیرہ الفاظ اور ان کے معنی میں بہت تیزی سے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے رونما ہونے میں جدید ٹیکنالوجی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

نولفظیت (Neologism) کی اصطلاح یونانی زبان سے اخذ شدہ ہے۔ یونانی زبان میں Neo سے مراد New یعنی نئی اور logos سے مراد Speech یعنی گفتگو کے ہیں۔ یونانی زبان میں Neologism سے مراد نئی گفتگو یا نئے کلام کے ہیں۔ نولفظیت کا عمل تین مراحل سے گزر کر تشکیل پاتا ہے:

۱۔ Creation

۲۔ Trial

۳۔ Establishment

Creation یعنی تخلیق کے عمل کے تحت جب بھی کوئی نیا لفظ سامنے آتا ہے، تو اس کا استعمال صرف چند لوگوں تک محدود ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اسے مختلف لوگ استعمال کرتے ہیں، جسے Trail کا نام دیا جاتا ہے۔ اس مرحلے سے گزرنے کے بعد Establishment یا Stability کا مرحلہ آتا ہے، جس کے مطابق نیا تخلیق ہونے والا لفظ مختلف لغات اور ذخیرہ الفاظ کا حصہ بن جاتا ہے۔ درحقیقت کسی

بھی زبان میں بہت کم الفاظ ایسے ہوتے ہیں، جو بالکل نئے تخلیق ہوئے ہوں کیوں کہ زیادہ تر الفاظ موجودہ زبان کے الفاظ سے ہی تشکیل پاتے ہیں۔ بہت سے الفاظ پرانے ہوتے ہیں لیکن جب یہ نئے معنی کے ساتھ استعمال ہوں تو بالکل نئے معلوم ہوتے ہیں، جیسے انگریزی زبان کے پرانے الفاظ mouse, Virus, surf, web وغیرہ نئے معنی کے ساتھ استعمال ہو رہے ہیں۔ اسی طرح نولفظیت کے عمل کے تحت نئے مخففات بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس کی مثالیں IM اور BTW ہیں، جو Instant Messaging اور By The Way کا مخفف ہیں۔ جیولیا گونٹ سارووا (Julia Gontsarova) اپنے تحقیقی مقالے میں نولفظیت کے حوالے سے لکھتی ہیں کہ:

> گال پرین کے مطابق نولفظیت کے عمل سے تخلیق ہونے والے نئے الفاظ کی عمر کچھ زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ نئے الفاظ کسی مخصوص صورت حال میں زبان کے تقاضے پورے کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ لفظ عارضی طور پر زبان میں شامل ہوتے ہیں۔ نئے لفظوں کی تخلیق کا مقصد محض گفتگو میں نئے لفظوں کی جگہ پر کرنا ہوتا ہے۔
> (۷)

**نولفظیت کا پس منظر:**

انگریزی (English) انگلستان سمیت دنیا بھر میں بولی جانے والی ایک وسیع زبان ہے، جو متعدد ممالک میں بنیادی زبان کے طور پر بولی جاتی ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں ثانوی یا سرکاری زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔ انگریزی دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی اور سمجھی جانے والی زبان ہے، جب کہ یہ دنیا بھر میں رابطے کی زبان سمجھی جاتی ہے۔ مواصلات، تعلیم، کاروبار، ہوا بازی، تفریحات، سفارت کاری اور انٹرنیٹ میں سب سے موزوں بین الاقوامی زبان انگریزی ہی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کے قیام سے اب تک یہ باضابطہ زبانوں میں سے ایک ہے۔ انگریزی بنیادی طور پر مغربی جرمینک زبان ہے، جو قدیم انگلش سے بنی ہے۔ سلطنتِ برطانیہ کی سرحدوں میں توسیع کے ساتھ ساتھ یہ زبان بھی انگلستان سے نکل کر امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ سمیت دنیا بھر میں پھیلتی چلی گئی اور آج برطانیہ یا امریکا کی سابق نوآبادیوں میں سے اکثر میں یہ سرکاری زبان ہے، جن میں پاکستان، گھانا، بھارت، نائجیریا، جنوبی افریقا، کینیا، یوگینڈا اور فلپائن بھی شامل ہیں۔

جان الجیو (John Algeo) اپنی لغت *Fifty Years among the New words: A Dictionary of Neologism 1941-1991* کے دیباچے میں انگریزی زبان میں نولفظیت کے پس منظر کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ نئے الفاظ پر مبنی اس لغت کو لوگوں نے کھلے دل سے خوش آمدید کہا ہے۔ درحقیقت انگریزی زبان میں لغت سازی کا آغاز سترھویں صدی سے ہوا۔ پہلی انگریزی لغت *Table Alphabeticall* تھی، جو ۱۶۰۴ء میں شائع ہوئی۔ دوسری *English Expositor* کے نام سے ۱۶۱۶ء میں شائع ہوئی اور تیسری *English Dictionary* کے نام سے ۱۶۲۳ء میں شائع ہوئی۔ یہ لغات مشکل الفاظ پر مشتمل تھیں اور لوگوں کے لیے یہ الفاظ بالکل نئے تھے۔ ان لغات میں نولفظیت کی خوبیاں کسی حد تک موجود تھیں۔ تاہم نولفظیت کا سائنسی اور منظم مطالعہ اس کے دو سو سال بعد بیسویں صدی میں منظر عام پر آیا۔ لیون میڈ (Leon Mead) کی کتاب *Word Coinage* کے نام سے ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب اپنے عہد کی نولفظیت کے عمل پر روشنی ڈالتی ہے۔ لیون میڈ نے اس کتاب میں نولفظیت پر تفصیلی گفتگو کے ساتھ ساتھ ادبی انداز تحریر، سلینگ اور محاوروں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ورڈ کوئنیج نولفظیت پر بیسویں صدی کی پہلی کتاب ہے، جو نئے الفاظ کی تشکیل نو کے عمل کے حوالے سے مضامین پر مشتمل ہے۔ لیون میڈ نے اس کتاب میں بہت سے ان نئے الفاظ کی مثالیں بھی پیش کی ہیں، جو اس دور کے امریکی مصنفین کے تخلیق کردہ ہیں۔ ۱۹۵۰ء کے بعد نولفظیت کے حوالے سے بہت سی مشہور لغات سامنے آئیں۔ ان میں سب سے مشہور پال چارلس برگ (Paul Charles Berg) کی لغت *The Dictionary of New Words in English* ہے، جو ۱۹۵۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد *The Dictionary of New Words* منظر عام پر آئی، جو ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ پال چارلس برگ نے بہت محنت اور جاں فشانی سے جنگ کے بارے میں تخلیق ہونے والے نئے الفاظ جمع کیے۔ ۱۹۷۰ء میں *The Study of English Neologism* شائع ہوئی۔ (۸)

جہاں تک انگریزی زبان میں نولفظیت کے تاریخ اور پس منظر کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے ہم جدید انگریزی زبان کو دو ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ انگریزی زبان کا پہلا دور پندرھویں صدی سے سترھویں صدی تک محیط ہے، جب کہ انگریزی زبان کا دوسرا دور جو کہ انگریزی کا جدید دور کہلاتا ہے سترھویں صدی سے اکیسویں صدی تک محیط ہے۔ انگریزی زبان کی ترقی کے پہلے دور میں برطانیہ میں جدید ٹیکنالوجی کی بدولت

بہت سی معاشی، سماجی اور سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں ۔اس دور میں انگریزی زبان میں تبدیلیوں کی ایک اور بڑی وجہ نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کی تحریک تھی کیوں کہ اس کی بدولت لاطینی زبان کے بہت سے الفاظ انگریزی زبان میں شامل ہو گئے۔انگریزی زبان کا پہلا دور شیکسپئیر کا دور بھی کہلاتا ہے۔[۹]

گلوبل لینگویج مانیٹر [۱۰] (Global Language Monitor) کے مطابق ہر سال تقریباً ۵۴۰۰ نئے الفاظ تخلیق ہوتے ہیں، جن میں سے صرف ۱۰۰۰ الفاظ ہی وسیع پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں اور پرنٹ شکل میں محفوظ ہوتے ہیں۔انگریزی زبان کی تاریخ میں شیکسپئیر کو ماہر نولفظیات کہا جاتا ہے کیوں کہ اس نے اپنی تصانیف میں تقریباً ۵۰۰ نئے الفاظ استعمال کیے ہیں۔مشہور انگریزی شاعر جان ملٹن بھی لفظوں سے کھیلنا بہت اچھی طرح جانتا تھا۔جان ملٹن نے کم وبیش ۶۳۰ نئے الفاظ انگریزی زبان کے تحریری متن کا حصہ بنا دیے۔جان ملٹن نے ۶۳۰ نئے الفاظ تخلیق کیے۔جیو فری چاسر، بن جانسن، جان ڈن اور سر تھامس نے بھی بہت سے نئے الفاظ تخلیق کیے۔دوسری جنگ عظیم کے بعد انگریزی زبان میں نئے الفاظ بہت تیزی سے شامل ہوئے۔نئی ٹیکنالوجی اور نئی دریافتوں کی بدولت نیا ذخیرۂ الفاظ وجود میں آیا۔جدید نشر واشاعت کی سہولتوں نے نئے لفظوں کی تشکیل سازی میں اہم کردار کیا۔کمپیوٹر۔انٹرنیٹ اور موبائل فون کے استعمال کی بدولت لوگوں کی روزمرہ سرگرمیوں میں تبدیلی آنا شروع ہو گئی جس کی وجہ نئے الفاظ سیلابی ریلے کی شکل میں انگریزی زبان میں شامل ہوئے۔انگریزی زبان میں نولفظیت کے تحت شامل ہونے والے الفاظ بنیادی طور پر تین قسم کے تھے:

**۱۔مرکب الفاظ(Blend Words):**

یہ الفاظ کی مخصوص قسم ہے، جس میں دو الفاظ مل کر ایک نیا لفظ تشکیل دیتے ہیں۔مرکب الفاظ کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں[۱۱]:

News+ Broad cast = News Cast

International+ Police = Interpol

Helicopter+ Airport = Heliport

Motorway+ Hotel = Motel

اردو میں بھی دو الفاظ مل کر نیا مرکب بناتے ہیں اور ان میں معنیاتی تغیر رونما ہوتا ہے۔ مستنصر حسین تارڑ کے ناول راکھ [۱۲] سے اس کی یہ مثال دیکھیں۔ ٹریفک کے اژدھے [۱۳] اس میں اژدھا سانپ کی ایک قسم کو کہا جاتا ہے مگر یہاں ٹریفک کے ہجوم کے لیے اس کو استعمال کر کے ایک مرکب تشکیل دیا گیا ہے۔اسی طرح مستنصر حسین تارڑ کے ایک ناول کا عنوان ہے، منطق الطیر، جدید [۱۴] اس میں لفظ 'منطِق' اور 'طیر' دونوں الگ الگ معنی کے حامل الفاظ ہیں۔ لیکن ان کو ملا کر ایک مرکب بنالیا گیا ہے۔

**۲۔ماخوذ الفاظ(Derived Words):**

ماخوذ الفاظ قدیم یونانی اور لاطینی زبانوں سے اخذ کیے گئے۔ان کی مثالیں درج ذیل ہیں:

لاطینی لفظ Villa تھا جس کا معنی گھر تھا۔اس سے درج ذیل الفاظ اخذ کیے گئے جیسے کہ:

Villa, Village, Villager

لاطینی لفظ Sub تھا جس کا معنی Under یعنی نیچے تھا۔اس سے درج ذیل الفاظ اخذ کیے گئے جیسے کہ:

Submarine, Subway [۱۵]

اسی طرح اردو زبان میں بھی کئی الفاظ ایسے ہیں، جو فارسی، ہندی اور عربی زبان سے اردو کا حصہ بنے ہیں اور اب اردو کے ہی لفظ سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً 'بَہِشت'، فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی جنت یا باغِ گلشن کے ہیں۔ [۱۶]

اسی طرح لفظ 'بہروپ' بھی اردو میں مستعمل ہے، جو کہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور جس کے معنی بہت سے روپ یا نقالی کرنے کے ہیں [۱۷]۔اسی طرح لفظ 'آفت' عربی زبان کا لفظ ہے، جو دکھ، تکلیف، مصیبت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔[۱۸]

**۳۔ منتقل شدہ الفاظ (Transferred Words):**

یہ الفاظ دوسری زبانوں سے اخذ کرنے کے بعد انگریزی زبان میں شامل کر دیے گئے۔ان کی مثالیں درج ذیل ہیں۔[۱۹]

فرانسیسی زبان سے لفظ Herbes سے لفظ Herbs انگریزی زبان میں شامل ہوا۔ جرمن زبان کے لفظ Wiener سے Wiener Dog انگریزی زبان میں منتقل ہوا۔اسی طرح اردو زبان میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں، جو انگریزی سے لیے گئے ہیں۔جن الفاظ کا اردو میں کوئی متبادل موجود نہیں تھا اور انھیں اسی طرح انگریزی سے اردو میں اپنا لیا گیا۔مثلاً ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، ریڈیو، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ وغیرہ۔

اگر انگریزی ادب کے حوالے سے نولفظیت کے پس منظر پر بات کی جائے تو بہت کم شعرا ایسے تھے ،جنھوں نے نئے الفاظ تخلیق کیے۔ ان الفاظ کا جائزہ لینے کے لیے ڈیکن یونی ورسٹی (Deakin University) سے اینڈریو ایل۔ گے لارڈ (Andrew L.Gaylord) نے *Poetic Neologism in English from the Renaissance to Modernism* کے عنوان سے پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر ایک مقالہ تحریر کیا[۲۰]، جس میں انھوں نے انگریزی شاعری میں نشاۃ ثانیہ سے لے کر اکیسویں صدی تک نولفظیت کے موضوع کا احاطہ کیا ہے۔نشاۃ ثانیہ میں پرنٹ ٹیکنالوجی کی وجہ سے انگریزی زبان میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں تھیں۔ شیکسپئیر اور ملٹن نے سب سے زیادہ نئے الفاظ تخلیق کیے۔نشاۃ ثانیہ کے زیادہ تر علما نے انگریزی زبان میں ذخیرہ الفاظ کی کمی کی وجہ سے دوسری زبانوں سے لفظ ادھار لیے۔ دوسری زبانوں سے الفاظ مستعار لینے کے ساتھ ساتھ نئے الفاظ تخلیق کرنے کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔سولھویں صدی کے وسط تک دو طرح کے نئے الفاظ کی ضرورت تھی۔سائنسی ایجادات کے ساتھ ان کے لیے نئے الفاظ کی ضرورت تھی۔اس سے پہلے ان چیزوں کے نام لاطینی اور فرانسیسی زبان میں رکھے جاتے تھے۔سائنسی ایجادات کے ساتھ ساتھ ادبی حوالے سے بھی نئے الفاظ کی تخلیق کی ضرورت جنم لے رہی تھی۔لاطینی زبان سے الفاظ مستعار لینے اور اخذ کرنے کی یہ دو بڑی وجوہات تھیں۔نشاۃ ثانیہ کے دور کے اہم ادیبوں کے تخلیق کردہ کچھ نئے الفاظ کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

Fire -new (Shakespeare)

Winter worn (Dickinson)

Chatter-Clatter (Lear)

یہ لسانی عوامل کا ہی نتیجہ تھا کہ نولفظیت کے عمل سے بے شمار نئے الفاظ انگریزی زبان میں شامل ہوتے رہے اور اسے بقا اور استحکام بخشتے رہے۔ اوکسفرڈ انگریزی لغت کے مطابق نولفظیت کی اصطلاح پرنٹ شکل میں پہلی دفعہ ۱۷۷۲ء میں سامنے آئی۔ نولفظیت کے باعث انگریزی زبان کے ذخیرہ الفاظ اور لغات میں بے شمار نئے لفظوں کا اضافہ ہوا۔ زمانہ وسطیٰ میں انگریزی زبان کا ذخیرہ الفاظ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔

ٹم کوپر (Tim Kupper) اپنے ایک ریسرچ آرٹیکل Neologism in Early Modern English[۲۱] میں لکھتے ہیں کہ مارفیمیات کا آغاز انیسویں صدی میں ہوا اور اس کا پہلا حوالہ ۱۸۶۰ء میں شائع ہونے والی اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری میں ملتا ہے۔ مارفیمیات میں معنی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مارفیمیات میں الفاظ کی مختلف اشکال، ان کے استعمالات اور بناوٹ کا سائنسی انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مارفیمیات کو آگے دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی قسم لغوی مارفیمیات اور دوسری تصریفی مارفیمیات ہے۔ ابتدائی انگریزی میں مارفیمیات کی ان دونوں اقسام کی بدولت بہت سے نئے الفاظ شامل ہوئے تھے۔ پرنٹ ٹیکنالوجی اور نشاۃ ثانیہ کا عہد انگریزی زبان میں نولفظیت کے حوالے سے بہت اہم ہے نشاۃ ثانیہ کے عہد میں نئے لفظوں کی تخلیق کے لیے بہت سے الفاظ لاطینی زبان سے مستعار لیے گئے۔ جب ۱۵۳۹ء میں لاطینی زبان کی انجیل کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا تو اس کے لیے بھی بہت سے الفاظ لاطینی ہی سے مستعار لیے گئے۔ انگریزی زبان کی ترقی کے ابتدائی دور کو ولیم شیکسپئیر کے نام سے منسوب کیا گیا ہے کیونکہ اس عظیم ڈرامانگار نے بہت سے نئے الفاظ متعارف کروائے۔

شیکسپئیر نے نئے لفظ تخلیق کرنے کے لیے لفظوں کی نئی املا متعارف کروائی اور نئے ہجے متعارف کروائے۔ ایک اندازے کے مطابق شیکسپئیر نے اس طرز کے ۸۸۴۶۴۷ الفاظ اپنی تخلیقات میں بار بار استعمال کیے ہیں۔ شیکسپئیر نے بہت سے نئے الفاظ Lexeme (لغویہ یعنی کسی زبان کا کوئی بنیادی مفرد یا مرکب کلمہ جس کے اجزا الگ الگ پورا مفہوم ادا نہ کر سکتے ہوں) کی مدد سے تخلیق کیے۔ جیسے CRAWL ایک لیکسیم ہے، جس کی مدد سے Crawler, Crawling, Crawls, Crawled جیسے نئے لفظ بنائے گئے۔ شیکسپئیر کی تصانیف میں تقریباً ۱۷۷۵۰ لغویے ملتے ہیں۔ اگر چاسر اور شیکسپئیر کا لیکسیم کے استعمال کے حوالے سے موازنہ کیا جائے تو یہ شیکسپئیر کے استعمال کردہ لیکسیمز کا ایک تہائی ہوگا۔[۲۲]

ٹم کاپر کی تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لسانی اصولوں کے مطابق انگریزی زبان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ نولفظیت ہمیشہ وقت کی ضرورت رہی ہے کیوں کہ جب نئے تصورات جنم لیتے ہیں تو ان کے اظہار کے لیے نئے لفظوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ نئے لفظوں کے اضافے نے انگریزی زبان کو استحکام بخشا۔ نولفظیت ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے انگریزی زبان کی تخلیقی قوت میں اضافہ ہوا۔

انگریزی پر اردو کا اثر نولفظیت کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوی کی اہم تصنیف ہے، جس میں انھوں نے انگریزی زبان پر اردو کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر سولھویں صدی کی انگریزی لغت پر نظر ڈالیں تو اس میں کثرت سے دوسری زبانوں کے الفاظ شامل ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ الفاظ اس طرح انگریزی کا جزو بن گئے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ انگریزی زبان کے الفاظ نہیں ہیں۔ یونانی ،لاطینی، فرانسیسی کے علاوہ عربی اور فارسی کے بھی بے شمار الفاظ انگریزی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کی زینت بن گئے ہیں۔ مثلاً ٹیک (عتیق)، ارض (ارتھ)، ایلی فنٹ (الفیل)، سیرپ (syrup) شربت (شربت) وغیرہ ۔ فارسی کے الفاظ فرانسیسی اور لاطینی اور یونانی کے توسط سے انگریزی میں گئے۔ کرنل یول اور برنل کی کتاب ہابسن جابسن، میری ایس سرجینٹ سن کی کتاب انگریزی میں بدیسی الفاظ کی سرگزشت، اے جے بلس کی کتاب جدید انگریزی میں بدیسی الفاظ و محاورات کی لغت اور جی سہاراؤ کی کتاب انگریزی میں ہندوستانی الفاظ میں اینگلو انڈین الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ (۲۳)

رچرڈ نارڈکوئسٹ (Richard Nordqvist) اپنے ایک مضمون How Neologism Keep English Alive میں نولفظیت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ نولفظیت کا عمل انگریزی زبان کو زندگی اور جدت عطا کرتا ہے۔ ان کے مطابق جب کوئی لفظ تخلیق ہوتا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ اس کا خالق کون ہے؟ میڈیا اور انٹرنیٹ پر چوبیس گھنٹوں میں اس نئے لفظ کی تشہیر کیسے ہوئی؟ ایک صدی پہلے تک ایسے نئے الفاظ محض لغات تک محدود رہتے تھے جس وجہ ان کی زندگی مختصر اور استعمال بھی محدود ہو جاتا تھا۔ ان کے مطابق نئے الفاظ کی بقا کے عمل پر پانچ درج ذیل پانچ عوامل اثرانداز ہوتے ہیں:

۱۔ نئے الفاظ کی افادیت کتنی ہے؟

۲۔ نئے الفاظ کے ساتھ استعمال کرنے والے کا رویہ کیسا ہے؟

۳۔ نئے الفاظ کی تشہیر کیسے ہوئی؟

۴۔ نئے الفاظ کس موضوع کے حوالے سے تخلیق ہوئے؟

۵۔ نئے الفاظ میں وسعت کتنی ہے؟

اگر کوئی نیا لفظ ان عوامل کے حوالے سے تخلیق ہو تو جدید لفظیات میں اس کی ترقی اور بقا کے امکانات

بڑھ جاتے ہیں۔ (۲۴)

**نولفظیت کے نظری مباحث:**

دورِ جدید میں زبان، لسانیات اور اسلوبیات پر بہت توجہ دی جارہی ہے۔ان جدید مطالعات نے جہاں ادب کی ماہیت و افادیت کے نئے زاویے روشن کیے وہاں ادب اور لسانیات کے مابین ایسے رشتوں کو اجاگر کیا جو ماضی میں محققین کی نظروں سے اوجھل رہے ہیں۔لسانیات ایک ایسا ہمہ گیر شعبہ ہے، جس کی وجہ سے ادب میں ساختیات ،پس ساختیات،رد ساختیات، تانیثیت ،ادبی تھیوری ،نوآبادیات ،صارفیت ،جدیدیت ،مابعد جدیدیت اور عالمگیریت جیسے فکری موضوعات محققین کے لیے دلچسپی کا باعث بنے۔لسانیات نے الفاظ و معنی کے رشتے کے شعور کو عام کیا ہے۔لسانیات کی مدد سے جدید تر ادبی تصورات کی تفہیم و تشریح آسان ہو جاتی ہے۔اس کی مدد سے کسی بھی زبان کی قواعد اور اس میں موجود دوسری زبانوں کے الفاظ و تراکیب کو باآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔جدید لسانیات نے ادب،انسان اور سماج کے روایتی مفاہیم کو بڑی حد تک بدل ڈالا ہے۔

اردو زبان میں Morphology کے لیے مارفیمیات یا صرفیات کی اصطلاحیں مروج ہیں۔ مارفیمیات لسانی مطالعے کی ایک شاخ ہے، جس کا مقصد الفاظ کی تخلیق کا مطالعہ کرنا ہے۔جب مارفیمیاتی عمل کا مقصد نئے الفاظ کی تخلیق کا مطالعہ کرنا ہو تو یہ نولفظیت کہلاتا ہے۔نولفظیت کا تنقیدی و تحقیقی تجزیہ کرنے کے لیے بہت سے لسانی ماہرین سے اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ان نظریہ سازوں میں نولفظیت کے حوالے سے ایک اہم نام جان الجیو کا ہے، جن کی لغت *Fifty Years among the New Words: A Dictionary of Neologisms, 1941-1991* (۲۵) نولفظیت کے حوالے سے ایک اہم تصنیف ہے جس کے آغاز میں جان الجیو نے نولفظیت کے عمل کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

نیا لفظ کیا ہے ؟اس سوال کے جواب میں جان الجیو کہتے ہیں کہ نیا لفظ استعمال ہونے والا لفظ عام لغات میں موجود نہیں ہوتا۔ یہ نیا لفظ واحد، مرکب یا کوئی اصطلاح ہو سکتا ہے۔ ایسا لفظ بھی نیا لفظ ہو گا، جو پہلے نہ تو انگریزی زبان میں دیکھا گیا ہو اور نہ سنا گیا ہو۔ کسی موجودہ لفظ کا نیا استعمال بھی اسے نئے الفاظ میں شامل کر دے گا۔ اکثر اوقات یقین سے یہ بات کہنا مشکل ہو جاتی ہے کہ نیا لفظ کب تخلیق ہوا؟اس حوالے سے لغات کا مطالعہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ جان الجیو نئے الفاظ کی تخلیق کے عمل پر بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ ہر سال نئے الفاظ تخلیق ہوتے ہیں۔ ماہر لغات ان الفاظ کا مختلف متون سے چناؤ کرتے ہیں جو استعمال، پڑھنے اور لکھنے میں نئے ہوں۔ ان کے لیے شائع شدہ مواد اکٹھا کرنا آسان ہوتا ہے، جن سے انھیں نئے الفاظ کے بارے میں اخبارات، رسالوں اور کتابوں سے ثبوت مل جاتے ہیں اور ان کے نئے پن کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ تاہم ثانوی ذرائع بھی نئے الفاظ کی تحقیق کے حوالے سے معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ نئے الفاظ کی تخلیق کے بارے میں جان الجیو کے نظریے کے کچھ نکات درج ذیل ہیں:

**۱۔ خلق کرنا(Creating):**

کچھ الفاظ زبان کے منظر نامے پر بالکل نئے نظر آتے ہیں یہ موجودہ الفاظ سے تشکیل نہیں پاتے ۔بہت کم الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو بالکل نئے ہوں کیونکہ زیادہ تر الفاظ پرانے الفاظ سے ہی ماخوذ ہوتے ہیں ۔نئے الفاظ تخلیق کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے جس کے تحت ملتی جلتی آوازوں والے الفاظ تخلیق ہوتے ہیں جیسے moo, cow, pow وغیرہ۔[۲۶]

**۲۔ مستعار لینا(Borrowing):**

نئے الفاظ تخلیق کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دوسری زبانوں سے الفاظ ادھار لے کر اپنی زبان میں شامل کر لیے جائیں۔ انگریزی زبان کے ذخیرہ الفاظ کا ایک بہت بڑا حصہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہے ۔جیسے جیسے ضرورت پیدا ہوئی تو بہت سی دوسری زبانوں کے الفاظ انگریزی زبان میں شامل ہو گئے ۔ کچھ مستعار الفاظ براہ راست انگریزی زبان میں شامل ہو گئے۔ کچھ الفاظ کے تلفظ اور طرز ادا میں تبدیلی کے بعد انہیں انگریزی زبان کا حصہ بنا دیا گیا۔ دوسری زبانوں سے الفاظ ادھار لیتے وقت کچھ الفاظ کے ہجوں اور آوازوں کو تبدیل کیا گیا۔ یونانی، ہسپانوی، فرانسیسی اور لاطینی زبانیں انگریزی زبان کے لیے الفاظ مستعار لینے

کا اچھا ذریعہ تھیں۔ انگریزی زبان میں بہت سے الفاظ ایسے تھے جو دوسری زبانوں سے ادھار نہیں لیے گئے بلکہ ان الفاظ کے تراجم کے مطابق نئے الفاظ تخلیق کر لیے گئے۔ (۲۷)

مستنصر حسین تارڑ کے ناولوں میں انگریزی الفاظ کی کافی تعداد سامنے آتی ہے، جنھیں وہ اسی طرح تحریر کا حصہ بن لیتے ہیں۔ مثلاً "اوہ شٹ (۲۸)، نتھنگ (۲۹)، ونڈ شیلڈ (۳۰)، پلیز فارگو می (۳۱)۔

**۳۔ الفاظ کا باہمی ملاپ (Combining):**

جہاں تک نئے الفاظ کی تخلیق کا تعلق ہے اس کا ایک طریقہ موجودہ الفاظ سے نئے الفاظ کی تشکیل ہے۔ اس طریقہ کار میں دو طرح کے نئے الفاظ بنتے ہیں: مرکب الفاظ اور مشتق الفاظ۔ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مرکب الفاظ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے ملاپ سے تشکیل پاتے ہیں، جب کہ مشتق الفاظ میں بنیادی لفظ کے ساتھ سابقے اور لاحقے لگا دیے جاتے ہیں۔ جیسے comb سے uncombed اور kemp سے unkempt۔ (۳۲)

اسی طرح اردو میں بھی ان کی وافر تعداد ملتی ہے، جن کو سابقوں لاحقوں کی مدد سے ایک نئی معنویت عطا کر دی جاتی ہے۔ مستنصر حسین تارڑ کے ناول راکھ (۳۳) سے اس کی مثالیں دیکھیں:

بے ترتیبی (۳۴)، بے یقینی (۳۵)، بے اختیار (۳۶)، مسمار شدہ (۳۷)، بے قابو (۳۸)، نامعلوم (۳۹)، کم عقل (۴۰)، پناہ گیر (۴۱)، ناممکن (۴۲)، بے دھیان (۴۳)، بے بس (۴۴)۔ ان مثالوں میں الفاظ کے ساتھ سابقہ اور لاحقہ لگا کر انھیں نئے معنی بخشے گئے ہیں۔ 'ترتیب' لفظ کے ساتھ 'بے' لگا کر اسے الٹ معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح 'یقین، اختیار، قابو، دھیان اور بس' کے ساتھ بھی 'بے' کا سابقہ لگا کر ان کے معنوں میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اسی طرح لفظ 'مسمار' کے ساتھ 'شدہ' کا لاحقہ، 'پناہ' کے ساتھ 'گیر' کا لاحقہ، 'معلوم' اور 'ممکن' کے ساتھ 'نا' کا سابقہ اور 'عقل' کے ساتھ 'کم' کا سابقہ لگایا گیا ہے۔

نئے مرکب الفاظ میں سے ۹۰ فیصد الفاظ اسم ہوتے ہیں جبکہ ۱۰ فیصد اسم صفت یا فعل ہوتے ہیں۔ باقی اجزائے کلام میں یہ نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ اکثر مرکبات کے درمیان وقفہ مطلق کی علامت لگائی جاتی ہے، جیسے user_ friendly, product_ mix, toy_ boy وغیرہ۔ بعض اوقات نئے مرکبات بنانے کے لیے ایک بنیادی لفظ کے شروع یا آخر میں ایک مخصوص سابقے یا لاحقے کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (۴۵)

اردو زبان میں بھی الفاظ کو ملا کر نئے مرکبات بنانے کا عمل سامنے آتا ہے۔ مستنصر حسین تارڑ کے ہاں اس کے بہت سے نمونے ملتے ہیں۔ ان کے ناول 'بہاؤ'[۴۶] سے ایسے چند مرکبات کی مثالیں نکالی گئی ہیں۔

آسمان پر سپیدۂ سحر تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا۔[۴۷]

اس سطر میں صبح سورج کے طلوع ہونے کے منظر کو بیان کیا گیا ہے، جس کو 'سپیدۂ سحر' کہا گیا ہے۔ یعنی صبح کے وقت جب سورج نکلتا ہے تو جو آسمان پہ ہلکی ہلکی روشنی رونما ہوتی ہے اس کو صبح کی سفیدی کہا گیا ہے۔

ایک بلند بانگ آئیڈیل قربانی ہی تو ہے۔[۴۸]

اس جملے میں بھی 'آئیڈیل قربانی' ایک نیا مرکب بن کے سامنے آتا ہے۔ ایک تو یہ انگریزی اور اردو زبان کے الفاظ کا امتزاج ہے اور دوسرا معنی کے اعتبار سے بھی نرالا ہے۔ کیوں کہ قربانی ایک جذبہ ہے اس کو آئیڈیل قربانی کہہ کر اس کے معنی کی نوعیت کو بڑھا دیا ہے۔

**۴۔ اختصار (Shortening):**

اکثر اوقات نئے الفاظ تخلیق کرنے کے عمل کے دوران کسی پرانے لفظ کا کچھ حصہ حذف کر کے نیا لفظ بنایا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ کی مثالیں fingerprinting, billboard antenna ہیں جن میں ان کے کچھ حصے حذف کر کے نئے الفاظ printing اور billboard بنا دیے گئے ہیں۔[۴۹]

جیولیا گونٹ سارووا (Julia Gontsarova) نے اپنے مقالے *Neologism in Modern English: Study of Word Formation Process* میں نولفظیت کے نظریے کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ انھوں نے اپنے مقالے میں نولفظیت کی تین اقسام بیان کی ہیں۔[۵۰]

**۱۔ اصطلاحی نولفظیت (Terminological Neologism):**

اصطلاحی نولفظیت سے مراد بالکل نئی اصطلاحات کی اختراع ہے، جو ذہن میں نئے خیالات سے جنم لیتی ہیں۔

**۲۔ اسلوبیاتی اختراع (Stylistics Coinage):**

یہ ایسے نئے الفاظ ہوتے ہیں، جو کسی معنی خیز بیان کے لیے جنم لیتے ہیں۔

**۳۔ محل الفاظ(Nonce Words):**

یہ الفاظ کسی بھی موقع محل کے مطابق استعمال کے لیے زبان کے منظر نامے پر سامنے آتے ہیں ۔ان کی عمر زیادہ طویل نہیں ہوتی۔(۵۱)

الیزا میٹیلو(Alisa Mattiello) نے اپنی کتاب *Analogy in Word–Formation* میں نو لفظیت کے عمل کی مختلف ماہرِ لسانیات کے نظریات کی روشنی میں وضاحت کی ہے۔انگریزی زبان میں ہر روز بہت سے نئے الفاظ سامنے آتے ہیں۔اسی وجہ سے اکثر لغت نویسوں کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ کون سے نئے الفاظ کو اپنی لغات میں جگہ دیں۔جاناتھن گرین کی لغت کے مطابق تیس سالوں میں انگریزی زبان میں ۲۷۰۰ نئے الفاظ اور اصطلاحات شامل ہوئیں۔ہزاروں الفاظ اس وجہ سے نظر انداز کر دیے گئے کیونکہ وہ امریکہ کی بجائے محض برطانیہ میں استعمال ہوتے تھے۔(۵۲)

نو لفظیت کی اصطلاح فیروزاللغات ،نور اللغات ،فرہنگ آصفیہ ،اردو لغت تاریخی اصول پر اور دیگر لغات میں موجود نہیں ہے۔اس کے علاوہ اردو لسانیات کے حوالے کت موجود کتب میں بھی نولفظیت کی اصطلاح موجود نہیں ہے ۔البتہ انٹر نیٹ پر Urdu.Wordinn.com پر Neologism کے اردو زبان میں مختلف معنی ملتے ہیں۔اس پر Neologism سے مراد "نیا لفظ"، "جدید لفظ"، "نیا لفظ ایجاد کرنے کا عمل" اور "الفاظ وضع کرنے کا عمل" ہے۔ *Meaning in Dictionary* کے مطابق اردو زبان میں Neologism سے مراد "نو الفاظ سازی"، "نیا علم کلام" اور "نئے عقائد" کے ہیں۔(۵۳)

نو لفظیت کے عمل کے تحت ایک زبان اپنی ترقی اور بقا کے لیے دوسری زبانوں سے الفاظ مستعار لیتی ہے۔ایک زبان جب اپنے مخصوص اظہاریے کے لیے دیگر زبانوں سے الفاظ مستعار لیتی ہے تو اس سے نہ صرف اِس زبان کا دامنِ لفظ وسیع تر ہوتا جاتا ہے بلکہ دوسری تہذیب و ثقافت سے آشنائی اور لسانی یگانگت کا تعلق بھی استوار ہوتا ہے۔ تاہم یہ مستعار کا سلسلہ نہ صرف کسی مخصوص زبان سے اپنا رشتہ بناتا ہے بلکہ کئی زبانوں کے روزمرے اور محاوروں تک کو اپنے اندر کھپانے کی کامیاب سعی کرتا ہے۔اردو زبان میں مستعار الفاظ کے سلسلے نے بھی اردو زبان کو ترقی دی۔

اردو میں نولفظیت کے حوالے سے انگریزی زبان میں تحقیقی مضمون طاہر رسول طارق ہے جس کا عنوان "Neologism Formation in Pakistan TV Comedy Talk Show Khabarnaak " ہے

۔نولفظیت کے تجزیے کے لیے محقق نے اردو پروگرام خبرناک کی کچھ اقساط کا انتخاب کیا ہے۔آفتاب اقبال شمیم اس پروگرام کے میزبان ہیں۔اس پروگرام میں کبھی آفتاب اقبال شمیم اور ان کے ساتھی دوسری زبانوں سے الفاظ مستعار لے کر نئے الفاظ گھڑتے ہیں تو کبھی سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے نئے الفاظ تشکیل دیتے ہیں۔خبرناک کی ایک قسط سے نولفظیت کی مثالیں چہرے کی فٹنس،اعلیٰ ریسلر،لکی تھپڑ،بندر لاک،انوکھی تھپڑ،راجو راکٹ،اپنا ہاسپٹل،ڈیپریسڈ دن،کنسٹرکشن والا،بلدیاتی الیکشن،معروف ٹی وی،اتنا ہینڈسم،جاپانی استری،اتنی پرابلم اور سستا ڈرائی فروٹ ہیں۔(۵۴)

اس طرح نولفظیت نے جہاں انگریزی میں کئی نئے الفاظ و مرکبات کا اضافہ کیا،اسی طرح اردو میں بھی یہ عمل جاری رہا ہے۔لیکن یہ الگ بات ہے کہ نولفظیت کو بطور اصطلاح سامنے لاتے ہوئے الفاظ تخلیق نہیں کیے گئے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم لسانیات کی مختلف اصطلاحات کو سامنے لاتے ہوئے اردو زبان میں اس کو عام کرنے کی کوشش کریں۔

## حوالہ جات


۱۔ گیان چند جین،لسانی مطالعے (نئی دہلی:ترقی اردو بورڈ،۱۹۷۹ء)،ص ۱۵۔

۲۔ الیزا میٹیلو(Alisa Mattiello)،*Analogy in Word–Formation* (برلن: ڈی گروٹر موٹن ۲۰۱۷ء)،ص ۱۷۔

۳۔ چرس بالڈک(Chris Baldick)،*The Concise Oxford Dictionary of LiteraryTerms*،(نیویارک:آکسفرڈ یونی ورسٹی پریس،۲۰۰۴ء)،ص ۱۶۹۔

۴۔ جے۔اے۔کڈن(J.A.Cuddon)،*A Dictionary of Literary Terms and Literary Theory*،(یو۔کے:بلیک ویل پبلیشرز،۱۹۸۰ء)،ص ۵۴۲۔

۵۔ مارٹن گرے(Martin Gray)،*A Dictionary of Literary Terms* (انگلینڈ:لانگ مین گروپ یوکے،۱۹۸۴ء)،ص ۱۳۳۔

۶۔ https://en.wikipedia.org/wiki/Neologism،بتاریخ ۱۲ جنوری ۲۰۲۱ء،بوقت صبح ۹:۴۸۔

۷۔ جیولیا گانٹ ساروو(Julia Gantsarova)،" *Neologism in Modern English: Study of Word Formation Process*"، تحقیقی مقالہ برائے بیچلرز ڈگری، ٹارٹو یونی ورسٹی: نارواکالج ڈویژن آف فارن انگلش ۲۰۱۳ء، ص ۷۔

۸۔ جان الجیو(John Algeo)، *Fifty Years among the New Words: A Dictionary of Neologism*، (کیمبرج:یونی ورسٹی پریس،۱۹۹۱ء)، ص ۱۶۔

۹۔ روچلی لیبر(Rochelle Lieber)، *Introducing Morphology*(یوکے، یونی ورسٹی پریس، ۲۰۰۹ء)، ص ۵۶۔

۱۰۔ https://languagemonitor.com/category/number-ofwords/ بتاریخ ۱۳ جنوری ۲۰۲۱ء، بوقت دوپہر ۲:۳۴۔

۱۱۔ ایضاً۔

۱۲۔ مستنصر حسین تارڑ، راکھ(لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۱ء)۔

۱۳۔ ایضاً، ص ۳۵۔

۱۴۔ مستنصر حسین تارڑ، منطق الطیر، جدید(لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۲۰۱۸ء)۔

۱۵۔ https://languagemonitor.com/category/number-ofwords/ تاریخ ۱۳ جنوری ۲۰۲۱ء، بوقت دوپہر ۲:۳۴۔

۱۶۔ مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ (جلد اول)، (لاہور:اردو سائنس بورڈ، ۲۰۱۰ء)، ص ۴۳۸۔

۱۷۔ ایضاً، ص ۴۳۶۔

۱۸۔ ایضاً، ص ۱۸۱۔

۱۹۔ https://languagemonitor.com/category/number-ofwords/ بتاریخ ۱۳ جنوری ۲۰۲۱ء، بوقت دوپہر ۲:۴۴۔

۲۰۔ اینڈریو۔ ایل گے لارڈ (Andrew L. Gaylard)، *Poetic Neologism in English from the Renaissance to Moderanism*، تحقیقی مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی ڈگری، ڈیکن یونی ورسٹی، ۲۰۱۹ء۔

۲۱۔ ٹم کوپر(Tim Cupper)، Neologism in Early Modern English، (جرمنی: یونی ورسٹی آف کا لگنی، ۲۰۰۵ء)، ص ۱تا۱۳۔

۲۲۔ ایضاً، ص ۱۵۔

۲۳۔ عبدالرحمٰن براہوی، انگریزی پر اردو کا اثر، (راولپنڈی، ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی، ۱۹۹۷)، ص ۱۲ تا ۱۳۔

۲۴۔ https://www.thoughtco.com/neologism-words-term-1691426 بتاریخ ۱۵ جنوری ۲۰۲۱ء، بوقت دوپہر ۲:۴۴۔

۲۵۔ جان الجیو (John Algeo)، *Fifty Years among the New Words: A Dictionary of Neologism*، (کیمبرج: یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۱)۔

۲۶۔ ایضاً، ص ۳ تا ۱۳۔

۲۷۔ ایضاً۔

۲۸۔ مستنصر حسین تارڑ، راکھ (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء)، ص ۱۲۔

۲۹۔ ایضاً، ص ۱۴۔

۳۰۔ ایضاً، ص ۱۹۔

۳۱۔ ایضاً، ص ۲۴۔

۳۲۔ جان الجیو (John Algeo)، *Fifty Years among the New Words: A Dictionary of Neologism*، ص ۶۔

۳۳۔ مستنصر حسین تارڑ، راکھ (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء)۔

۳۴۔ ایضاً، ص ۱۶۔

۳۵۔ ایضاً، ص ۲۳۔

۳۶۔ ایضاً۔

۳۷۔ ایضاً، ص ۲۸۔

۳۸۔ ایضاً، ص ۲۹۔

۳۹۔ ایضاً، ص ۳۱۔

۴۰۔ ایضاً، ص ۷۷۔

۴۱۔ ایضاً، ص ۱۰۲۔

۴۲۔ ایضاً، ص ۱۰۶۔

۴۳۔ ایضاً، ص ۱۰۷۔

۴۴۔ ایضاً، ص ۱۱۴۔

۴۵۔ جان الجیو(John Algeo)، *Fifty Years among the New Words: A Dictionary of Neologism*، ص ۶۔

۴۶۔ مستنصر حسین تارڑ، بہاؤ (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۲ء)۔

۴۷۔ ایضاً، ص ۱۲۔

۴۸۔ ایضاً، ص ۱۴۔

۴۹۔ جان الجیو(John Algeo)، *Fifty Years among the New Words: A Dictionary of Neologism*، ص ۸۔

۵۰۔ جیولیا گانٹ ساروو ا (Julia Gantsarova)، *Neologism in Modern English: Study of Word Formation Process*"، تحقیقی مقالہ برائے بیچلرز ڈگری، ٹارٹو یونی ورسٹی: ناروا کالج ڈویژن آف فارن انگلش، ص ۱۰۔

۵۱۔ ایضاً۔

۵۲۔ الیزا میٹیلو(Alisa Mattiello)، *Analogy in Word–Formation*(برلن: ڈی گروٹر موٹن ۲۰۱۷)، ص ۳۶ ۔

۵۳۔ https://meaningin.com/english-to-urdu/neologism-meaning-in-urdu، بتاریخ ۱۶ جنوری ۲۰۲۱ء، بوقت صبح ۱۰ بجے۔

۵۴۔ طاہر رسول طارق، Neologism Formation in Pakistani TV Comedy Talk show، Khabarnak، جرنل: Language in india.com, Volume 18: بتاریخ ۶ جون ۲۰۱۸ء۔